بعون صناع بیچون و بفضل خلاق زمین و زمان

نسخہ نایاب لاجواب خلاصہ علم حکمت و نجوم مسمی بہ

رسالہ قانون نظم

مصنفہ آغا حیدر علی بیگ صاحب سیاح و سیر دہلوی خلف شاہ علی بیگ مرحوم

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی طبع ہوا

باہتمام کیسرداس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

حکیم جہان صانع جزو کل ۔ ہین صنعت سے جس کی شگفتہ یہ گل
محمد حبیب جہان آفرین ۔ نبی جس کی خاطر سے خلد برین
علی ولی شیر پروردگار ہے ۔ وصی نبی صاحب ذوالفقار
سبھی آل احمد تو بس پاک ہی ۔ سمجھتے ہین وہ جن کو ادراک ہے
زیادہ نہین طول سے مجکو کام ۔ کرون حمد و نعت اور مدح پر تمام

شروع رسالہ

پلا ساقیا آب شراب ذکا ۔ کہ ذہن رسا میرا ہووے رسا
کرون ایسی بندش مین ہر عضو کی ۔ کہ جس کے بیان سے ہو دل کو خوشی
قیافہ سے علم قیافہ لکھون ۔ قیافہ نہ یک بات حیدر کہون
فلاطون ارسطو و لقمان حکیم ۔ وہ بقراط و سقراط و مرد سلیم
بزرگ خردمند اور جالینوس ۔ سبھی لکھ گئے ہینگے جو بطلیموس
ہے بتیس اعضا سے جسم بشر ۔ کرون ذکر جن کا بنوع دگر

خوبیٔ انسان

رکھے خلق و نیکی و زہد و زکا — وہ انسان بیشک ہے اہل وفا
جو نافہم و بدکار ہو کینہ جو — دکھاوے نہ معبود بس اس کا رو
سوا اپنے ہاتھوں کے اے مرد کار — نہ تو دیکھ وقت صبح زنہار

صفت قد

نہ قد مختصر ہو کہ فتنہ رہے — نہ ہو طول اتنا کہ اشتر بنے

علامت سر

مدور کلان اور ہموار ہو تو — تو وہ صاحب سر بھی سردار ہو
جو گھنڈار و باریک ہوں موے سر — عقیل و جری ہوگا وہ باہنر
جو سر خرد ہو اور ہوں بال کم — نشان جہالت ہے والا ہمم
ذرا دیکھو شاد ولا کے جو ہوں کو — مرا قول حق ہے اسے مان لو

علامت پیشانی

فراخ ہووے اور چین ہوں جلوہ گر — دلیل ہیگی نیکی کی یہ سربسر
جو ہو تنگ اور چین واقع نہ ہو — شریر اور بدبین ہو وہ تندخو
ذرا فیڈے اور گیدڑے پر کر نظر — کہ ہیں کینہ جو سست وہ بدگہر

علامت ابرو

عرض طول ہووے قرینہ کا بس — سیاہی بھی ہووے اگر ہم نفس
بڑے جٹ اگر وہ تو ہے خوشنما — فہیم اور خوشدل ہو وہ باوفا

علامت چشم

جو ہو بھورڑی اور رسیلی وہ چشم — عقیل اور ہو اہل وہ اہل حشم
اگر فیل چشم اور کلان مثل بوم — تو ہو سست اور بھیڑ سا ہو وہ شوم
جو اندھی ہو پتلی سیہ مثل شام — دیا گبری گربہ ہے اسے نیک نام
جھلکدار اور گول پلکیں کلان ہو — ہے شہوت کا اور تجمل کا بس نشان

علامت گوش

کلان اور نازک اگر گوش ہون	بڑی عمر ہو اور سب ہوش ہون
نہ خرگوش اور خر سے ہو وین کلان	قرینہ کا مین نے کیا ہے بیان
اگر خر دہین ہو وے جاہل ضرور	کیا مین نے آگاہ اے باشعور

علامت رخسار و ریش

جو رخسار ہون صاف خط ہو بڑا	خردمند و لائق ہو وہ باوفا
جو لمبی ہو داڑھی دیا خط ہو کم	وہ بزدل ہو اور کچھ نہ رکھے فہم

علامت بینی

جو نازک کلان اور سُتی ہوئے ناک	ملے دولت اور وہ پھلے مثل تاک
جو پتلی ہو یا لمبی ہو اے جناب	شریر اور بد بین ہو خانہ خراب
ذرا فیل پر اب نظر کیجئے	مری ان مثالون کو کچھ دیکھئے

علامت لب

اگر پتلے اور سُرخ ہین اور صاف	تو وہ نیک ہے سب گنہ ہین معاف
وہ خوش اصل اور اہل اور مرد ہے	شجاعت مین واللہ وہ فرد ہے
کلان اور موٹے ہین یا پتلے ہین تو	بہت حبش کے لوگ یون دیکھے ہین
دلیل ہے حماقت کی بد اصلی کی	علامت سفیدی ہے بیماری کی

علامت دہن

دہن ہو کلان تو جری ہوگا وہ تو	جو ہو غنچہ سان تنگ تو زشت خو
جو زن کا دہن ہو کلان ذی نژاد	رکھے وصل کی دل مین خواہش زیادہ

علامت دندان

اگر خرد ہون وہ و کچھ دور دور ہو	تو صحت بدن کی ہے اے باشعور
جو ہون تیس و بتیس کے درمیان	فراخی رہے اور سب مہربان ہو
اگر تیس سے کم ہین تو ہین خراب	سدا مفلسی سے ہو جان پر عذاب

اگر دانت ہموار ہرگز نہیں
شریر اور ہو بدزبان بالیقین

علامت زبان

اگر سرخ ہے نیک ہے اور سخی
عقیل اور باہمت و متقی
اگر زرد ہو اور سیہ اے جوان
نحوست کا ہی اور بدی کا نشان

علامت ذقن

اگر پتلی ہو اور ہووے کھڑی
وہ ہے نیک مرد اور ہووے ذکی
دبا بیٹھا اور نہ ہو خوب گوشت
اگر جہالت کو رکھے وہ دوست

علامت گردن

جو پتلی ہو یا لمبی گردن ہو یار
عقیل اور طرحدار ہو باوقار
جو یک غلیظ ہو تو عمر ہووے بڑی
جو گردن ہے کوتاہ ہے سنگی بڑی
ہو نیلی اور چھوٹی کی گویا مثال
کہ مخنس مرد ہیں وہ بدخصال

علامت کنٹھہ و ہنسلی

جو ہو کنٹھہ یا ہووے ہنسلی کلان
شجاع اور ہو باوفا وہ جوان
اگر ہووے پتلی جو ہنسلی بہت
تو ہو سنگدل اور بدخو درشت
رکھے شکل منبر کے وہ تین گیند
اگر موضع کی خوب ہے اے ذہین

علامت کتف

جو ہیں جسم کی وضع پر خوب ہیں
اگر ہوویں شفاف اسلوب ہیں
وہ لے پتلے ہوں اور لاغر ہوں یار
تو ہے مفلسی بخل ہیں آشکار
اگر بال ہوں تو ہیں از حد خراب
بدن ساہی کا سا ہے تیغ و شتاب

علامت بازو و بغل

جو بازو دراز اور بغل پر ہو گوشت
رکھے شفقت اس کو از حد ہی دوست
ملے رزق اور ہووے اہل کمال
جو موٹے ہیں تو ہووےگا زشت حال
بغل خشک اور اس میں ہو بال جو
رہے مفلسی گرچہ ہو نامرد

علامت سینہ

فراخ اور ہو گوشت اُس پر نمود — تو وہ نیک ہے زیر چرخ کبود
مگر سینہ تنگ اور گوشت نزار — بہت ہوگا منحوس اے یادگار

علامت پستان

کلان ہے تو ہے اولاد و دولت ضرور — اگر شکل زن ہوں تو اے باشعور
جو چھوٹی ہو اک اور اک ہو کلان — تو انسان بری بخیل ہے مہربان

علامت شکم

شکم خرد اور ہو نہ گر اُس میں خط — تو ہو اہل اقبال وہ اُس نمط
کلان اور دو خط ہوں گر اے عزیز — تو احمق ہو اور ہو نہ اہل تمیز
رہے صحبت زن میں وہ شاد شاد — رکھے عقل چوپایہ سی بد نہاد

علامت ناف

کلان اور مدور تو بس خوب ہے — جو ہو اُسکی ضد پر تو معیوب ہے
نہ لمبی نہ پتلی نہو اُس میں بال — رہے خوب خوشحال وہ ہو باکمال

علامت پشت

جو پتلی ہو تو ضعف ہو اور ضرر — جو لمبی ہو تو کہیں ہووے سفر دور

علامت کمر

اگر پتلی ہو شیر سان طرحدار — ہو اولاد زیادہ جو چوڑی ہو یار

علامت ران

جو ہو گوشت اُس میں و باکم ہوں بال — رہے عیش و عشرت میں وہ باکمال

علامت سرین

سرا اسکے منحوس ہیں سب نشان — سرین ہو دین پارہ نہ ہرگز کلان
کہیں لوگ گینڈا اسے یا بیل گاؤ — گویا دم کٹا بھینسا اسکو بتاؤ

علامت رکبہ و شتالنگ

جو دو رہون اور خرد اور گوشت ہو / تو ہو اہل اقبال وہ خوب سمجھو
جو ٹیڑھے ہون یا ہووین جیوڈ بڑے / تو محتاج ہو کر وہ قیدی رہے

علامت ساق

اگر پنڈلی لاغر ہو یا بال ہون / تو اولاد ہو دوست خوشحال ہون
رکھے دولت و عزت و سروری / کرین ماہ و خور اُسکی خود چاکری
جو ہو گوشت اور بال ہووین زیاد / تکبر رکھے اور ہووے نہ شاد

علامت ٹہری

جو ہو خشک اور نرم ہو غمگسار / دلیل ہیگی ہشیاری کی آشکار
کلان اور کج ہووے چلنے مین گر / تو مفلس ہو طرار ہو اہل شر

علامت پشت پا

جو فربہ ہون بال اور ہووے بلند / تو ہو اہل اقبال وہ بے گزند
شجاعت سخاوت و ذہن و ذکا / غرض اُسکے حصہ مین ہووے وفا
جو ہو پست اور بال ہووین زیاد / مقرر ہو بدبخت وہ نامراد

علامت تلوا

اگر سرخ ہو جسم ہووے نہ غم / سیہ اور زرد ہو تو ہوگا ستم
نہو جاہ اتنا کہ ہو مثل جاہ / کرے پست ہمت و یا ہو تباہ

علامت انگشتہا

بڑی اور نازک اگر ہون نرم / حسین ہووین از حد ہی وہ بیش کم
یہ ہے نیک پر سخت ہووین اگر / وہ احمق ہو بدخط ہو اور مرد شر

علامت کہنی و مہوچا

جو ٹیڑھے ہین تو عیب ہے آشکار / جو بے قوت خرد بدکار ہو بے شمار
جو سرخ اور ہون نرم ہو مہ لقا / جو نیلا ہو یا سخت ہو بے حیا

علامت کف دست

کف دست پر گوشت ہووے زیاد	تو ہو اہل اور ہووے دنیا مین شاد
نرم سرخ اچھی ہے سیہ و سفید	نہین نیکی کی اسمین ہرگز امید
ذرا ربحہ و تنگ و پر گر نگاہ	کہ بدرو و بدخو ہین دو کینہ خواہ

علامت ناخن

جو ہون سرخ اور پاک مثل بلور	تو اہل و دول ہووے اور با شعور
سیاہی و زردی اگر ہے بسیر	علامت ہے بدبختی کی دمبدم

علامت رنگ و پوست

جو ہو نرم اور سرخ مثل انار	تو ہووے ذکی اور عالی وقار
سیہ اور ہو سخت گر اسکا پوست	تو جسنے سمجھے اسکو مت رکھ تو دوست

علامت موے جسم

ہون سخت بس گھونس کی طرح بال	زیادہ کہ کمہن اسکے کیا اسکا حال
شکم سینہ اور کتف پر ہون زیادہ	تو ہو اہل شر اور مرد فساد
مگر تھوڑے بالون سے شہوت بڑھے	اگر یہ بات چلے کہ کوئی لڑے

علامت جھری ہاے انگشت

جھری گر پڑے انگلیون مین جناب	تو دولت رہے پاس مثل حباب

علامت لکیر ہاے پا

لکیرین زیادہ تو منحوس ہین	نہ بس صاف ہون لوگ بند رکھین

علامت آواز

بزرگ اور بلند اور ہو کھنکے دار	شجاع اور ذکی ہووے وہ باوقار
جو سمجھا کے آہستہ بولے سخن	وہ ہووے نیک یا مرد ہو یا ہو زن
ہے نرمی سے اخلاق بس آشکار	اگر غنغنہ ہے تو ہے بے وقار
نہ دست اور ابرو کرے اشارہ بلا	کہ زن کی طرح تجھ سے نکلے ادا

علامت خندہ

تبسم کرے غنچہ ساں جو کوئی — دلیل تخرہ اسپہ قائم ہوئی
ہنسے جو کوئی بار آواز سے — دیا شور باہر ہو انداز سے
کمینہ ہے وہ اور ہے بے حیا — کتابوں میں اس طرح ہےگا لکھا

علامت رفتار

جو آہستہ ہاں گرم رفتار ہے — تو واللہ وہ مرد ہشیار ہے
چلے جلدی جو تند خو زشت ہے — اگر جہالت میں وہ چست ہے

علامت برص

برص ہے بدن پر اگر اے جوان — تو دولت ملے تجکو ہاں بیکران
وہ ہو سرخ اور ہو وہیں موئے سیاہ — نہ کر ضائع اسکو تو رکھ خود نگاہ

علامت لہسن

یہ بھورا ہو یا کالا ہو وے اگر — وہ ہے نیک اسپر بھی رکھو تو نظر
یہ دھبا سا ہو بال ہرگز نہو — جو خارش ہو تو داد تو جانو

علامت مسہ

مسہ بھی یہ بہتر ہے پر بالدار — ہے منحوس ملعون کراہی نادار
یہ کالا ہو بھورا ہو یا ابھرا ہو — اسے کاٹ مت بال ہے نیک خو

علامت تل

کہے مانگ و رخسار و لب پر نمود — بجز تو نہ دنیا میں ہو مثل دود
جو ہو مرد کے لب پہ اے مرد کار — سدا زن ہے اسپہ ہر دم نثار
کف دست میں تل اگر پیدا ہو — تو دولت ترے ہاتھ پر شیدا ہو
جو ہو دست کی پشت پر اے دلیر — تو خرچ اتنا ہوے کہ تو ہووے زیر
کف پا میں تل ہو اگر آشکار — سفر یا سواری کرے بے شمار
تو ہو زیر چشم اور ہو زیر موچھ — تو اسکی خرابی تو ہر اک سے پوچھ
اگر پشت پر ہے تو ہے گا برا — بر جو پڑا ہو لب پر تو خوش رہویگا

ہو شیریں کلام اور اہل ہنر   عزیز زنان ہووے وہ نامور

علامت تل زنان

اگر مانگ و لب پر ہوں کے بھی تل   تو خوش ہر خوشی سے رہے مثل گل
جو ہو لب پہ تل تو وہ منحوس ہے   صدا غم میں اولاد کے وہ رہے

علامت بھونرا

جو ہو طفل کے سر پہ بھونرا اگر   تو بھائی ہو آسیر ہے اب خبر
جو ہو پشت پر تو بھی یہ حال ہے   وے کچھ نہ کچھ نیکی کی فال ہے

علامت بھونری

جو بھونری جو سر پر تو ہمشیرہ ہو   گر ران پر ہو تو غمدیدہ ہو

علامت ناگن و سانپ

اگر پشت پر ہوئے جس طفل کے   مقرر وہ بن بھائی جیتا رہے
جو ناگن ہو تو ہو نہ خواہر غریب   زیادہ لکھوں کیا کہ آگے نصیب
اگر ران پر مرد کی سانپ ہو   کئی زن کرے اور ہو تند خو
لکھوں فرق سانپ و بھونری کا میں   جو واقف نہوں شوق سے دیکھ لیں

فرق درمیان سانپ و بھونری

جو بھونرا تو بھونرا اگر فرق ہو   وہ لے سانپ لمبا ہوا ہے نکو
سیاہی پہ بال ہوں موئے بلند   اگر سر ہے انسان کو بس گزند

عیوب دیگر

جو بھینگا ہو یا ٹانگی ہو لے گڑا   جو گنجا ہے تو ہوگا خود بے حیا
جو اندھا ہو تو دل میں رکھے حسد   اگر گونگا ہے تو ہیگا کینہ میں فرد
جو کوڑھی ہو یا گنجہ و توتلا   ہر سب عیب ظاہر میں لکھ دیں کیا

خیالات دیگر

کف پا اگر تیرا کھجلائے گا   سفر کو دیا گشت کو جائے گا

اگر بچہ کے بازو تو ہوگا نشین
ملے دوست تجھسے و یا مہ جبین

ہتھیلی پہ کھیلا ہے پھر آئے زر
نصیبے کی لیکن نہین کچھ خبر

اگر چشم بائین تری پھڑکے گی
تو پیش آگ حاسد سے کچھ پھڑکے گی

مگر راست بہتر ہے از راہ عقل
زیادہ کرون کیا رسالہ مین نقل

دلے راست ہو زن کی خاطر بری
حکیمون نے یہ بات سچ ہے لکھی

نصیحت

بہت سونا اور رونا ہر بات مین
سدا ریش کو رکھنا بس ہاتھ مین

ہر اک بات پر سونچھ کو موڑنا
ز بس طعن و تشنیع کو توڑنا

جمائی و انگڑائی بہتر نہین
نہ ہوگا تو انگشت اسے بہ جبین

بہت صبح کو تو اُٹھے خواب سے
تو بشاش اُس روز الحق رہے

وہ غسل اور شانہ وہ ملبوس تن
صفائی یہ بہتر ہے اے جان من

مگر وقت شب سرمہ اکسیر ہے
ہے زینت جو پھر صبح قائم رہے

نہ چھری جا زشت کردار سے
یہ زینت مگر زن کو درکار ہے

نہ کر ایسا وعدہ وفا جو نہو
جو ہو دل مین رنجش تو منہ پر کہو

نہ رکھ دل مین کینہ کہ یہ عیب ہے
خدا کے جہان عالم الغیب ہے

اگر پاس امید لائے کوئی
و یا راز دل تجھسے گوے کوئی

نہ کر قطع مت کھول اُس راز کو
عزیزون کے ہر دم اُٹھا ناز کو

کرے عیب کوئی تو پوشیدہ رکھ
نہ تو زیر دستون کو غمدیدہ رکھ

نہو پست ہمت تو ہر بات مین
سفر مین نہ جا غیر کے ساتھ مین

تجھسے ہے امید بر آتی ہے
مقدر سے تدبیر چل جاتی ہے

نہ بیکار رہ شغل درکار ہے
جو بیکار ہے مشغل جا بہ ہے

تکبر نے شیطان کو غارت کیا
نہ جا صحبت بد مین اے باحیا

حکیم جہان پر ہے سب آشکار	نہیں ہیگا انسان کو کچھ اختیار
بس اب روک حیدر زبان قلم	کیا خوب تونے رسالہ رقم

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ اس زمان نیک آغاز مبارک انجام میں نسخۂ لاجواب صحیفۂ نایاب بوضع سربمکتوم مسمی بہ رسالۂ قیافۂ منظوم جسمین سراپای انسان کے ہر عضو کی صفت سے علامت سعد و نحس و دیگر کوائف کا حال بہ تفصیل تمام مندرج ہے مصنفہ عالم باکمال ماہر بے مثال واقف اسرار حقی و باطلی آغا حیدر علی بیگ صاحب سب رجسٹرار دہلوی متخلص بہ حیدر مصنف واسوخت موسوم بہ فغان حیدر خلف الرشید آغا بندہ علی بیگ صاحب مرحوم مشہدی باہزاران حسن و خوبی مطبع نامی منشی نولکشور صاحب واقع کانپور میں بہ سرپرستی معلی القاب عالیجناب ذی الجود والفخر اس زمانے کے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع دام اقبالہم باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ ماہ جولائی ۱۸۹۲ء بار اول طبع ہوا

اشتہار

حق تالیف اس کتاب کا مصنف صاحب نے مطبع منشی نولکشور کو عطا کیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع موصوف قصد طبع نہ فرماویں